

ڈالتا۔ اور بُن مس سیلو یا گرے ٹکے نام پر روانہ کرنا۔ تمہارے
یہ کام کرنے سے میرا وہ ارادہ پورا ہو جا دیکھا جس کے واسطے
میں یہاں نہدن آئی ہوں۔ تمہاری از جذبہ تظری فرو باست
ند کو ربانا خط کے آنے سے بخوبی دی پیشتر ڈاکٹر حب
معمول دیکھ بھال کے واسطے آیا تھا۔ جبکہ اسٹورٹ اپنی آسی
مصنوعی بیہو شی میں پڑا چلت گیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ڈاکٹر
چلا گیا تو نرس نے وہ خط اس کے ہاتھ میں دیا جس کی لکھائی
اس نے نہ پہچانی۔ تو نویندہ کے وسخن کو دیکھا۔ جسے دیکھ کر
کچھ حیرانی نہ ہوئی۔ اور جب وہ تمام خط پڑھ چکا تو نرس نے پوچھا
کتنے اس سے کیا تیجہ لکالا؟“

اسٹورٹ۔ اول یہ کہ چباکل و پنی کا لکھا نہیں ہے۔ بلکہ یہ
اس بُن کے حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ جو پادری کے
قابل کی گواہی ہے۔ کیا یہاں کوئی رپوے ٹائم ٹیبل ہے؟ اور
ہے۔ (تھینک یو) مہر باقی۔ اور پھر وہ حملہ علیہ درست آئئے۔
اور آخر کار اسے جو کچھ کہ وہ چاہتا تھا ملیا۔ یعنی اسنگ سوک
اشیشن سے دیل رات کے نوبنگر دو منٹ پر جھوٹتی۔ اور دس
بجکر دو منٹ پر دا سر توہ اشیشن پہنچتی تھی۔ چونکہ رات پھر دوسرا
ریل دا پس نہ آتی تھی۔ اس نے اسٹورٹ کا دن چڑھے سے
پیشتر دا پس آنا مشکل تھا۔ اور پھر مکان نمبر گزار کا پیس بین

کیونکہ میری پیاری نرس میں اپنے پیارے کی محبت پر کسی بات
کو ترزیح نہیں دیکھتی۔ میرا وہ نکام جو میں نہیں کرتے کی تخلیف
دیتا ہوں یہ رہے کہ میرے پیارے سمجھائی اسٹورٹ رائیئر کے
راہس جوڑہ کی جیبوں میں جو اُس نے موڑ کار کے حادثہ
کی رات پہنا تھا۔) غائباؤ اسکت کی جب میں ایک سبب
کا بُن پڑا ہو گا۔ جو مجھے تم آج رات کو نذر یعنی ڈاک بھیج دیکھو
یہ ایک ضروری سراغ ہے۔ جس کی سڑ اسٹورٹ پر دی کرتے
تھے۔ جب ان تاقابل ہو گئے۔ تو اُب میں حتی المقدور کو شر
کر رہی ہوں۔ کہ اس اوصورے کام کو جو اسٹورٹ نے شروع
کیا تھا ختم کر دوں۔ جس کی کامیابی میں مجھے ہر طرح تلقین ہے
مگر ہر صورت اس سبب کے بُن کا میرے پاس ہونا ضروری
ہے۔ سو اُب پیاری نرس اُس سے اس طرح ڈاک میں ڈالو
کہ مجھے یہاں سفل صبح کی اول تقسیم سے لمباۓ۔ اور کسی سے
پکھ نہ کہو۔ بلکہ اسٹورٹ ہم سے نہ کہنا۔ اگر وہ اچھا ہو کیونکہ
میں کامیابی کی حد پر پہنچ چکی ہوں۔ اُب صرف ثبوت کی
ضرورت ہے۔ میں ایسی سخت دل نہیں ہوں۔ مگر کچھ بھی ہجھے
لانگڈن کو بڑی کرانا چاہئے۔ خواہ میرے والد یا سمجھائی چند یوم
تخلیف پہونچئے۔ میں نے اپنی طرز لکھائی کو جھپاپا یا ہے۔ کہ کوئی
واقف نہ ہونسکے۔ سوراہ مہربانی مطلب سمجھ کر اس خط کو بھاڑ

کو اپنی ایک تھویر بطور لشائی پیش کی۔ اور کچھ سر وال مخواستہ
ہندوستان کے مشہور صراغ رسائی کو اودائی کہا۔ لیکن ایک نیز
میں اُسے کچھ خیال آیا۔ اور اسٹورٹ نے حجت ایک خط
مسٹر باست کے نام لکھ کر اُسے دیا جس میں اُس نے لکھا کہ
نرس نے میری پڑھی خدست کی ہے۔ اور میں اس کی بغیر اطلاع
جلدا آپا ہوں۔ وغیرہ اور کہا کہ اگر میں تھن سچ بارہ نجیے ہمک
وائپس نہ آپا۔ تو یہ خطا رپس صاحب کو دے دینا۔ اور کہہ دیا
کہ نہیں سنگھار میز پر ملائی ہے۔

ہنسنے نہیں سنا ہی دیا ماجرا درول

حال مریضن کیونکہ چھپائے طبیب سے

نرس۔ لیکن مجھے اُمید ہے کہ تمہیں کوئی خطرہ پیش نہیں ہے
اسٹورٹ۔ نہیں گوڑا توڑ کارنے میری ہڈیاں دکھادی
چھیں۔ مگر اب میں پھر دیساہی تند رست ہوں۔ تم کوئی فکر نہ
کرو۔ اچھا لوخد احافظ۔ اگر بخیر علیحد وائپس آپا تو تمہاری تکلیف
کا اچھی طرح شکریہ ادا کر دیں گا۔ میں احسان فرائص نہیں۔
نرس ریڈ ورن ابھی دیکھ کر آئی کہتی۔ کہ مسٹر باست اور اڈی
ٹھک کر آئے ہیں۔ اور لکھانا کھانے ابھی بیٹھے ہیں۔ نرس کے

کہا تو اب چل دیا چاہیتے؟

اسٹورٹ نے موقع مناسب سمجھا کہ پچکے سے میردھیوں سے

ضبہ بیبٹہ کی تلاش کے بعد اسے مصنوعی بیویتی کی ضرورت نہ تھی۔

نرس - کیا نہار اخیال ہے کہ تمہیں وہاں بس باست ملگی؟
اس سورٹ - یہ محکن ہے۔ مگر میں زیادہ جس بات کے وہ سطے
میں جا رہا ہوں وہ اس شخص کی تلاش ہے جو کل صبح ڈائیٹ
سے ٹین پینے کو آ دیگا۔ اس میں میرا مطلب ذمہ دار ہے میں قباق
سے تاریوں گا شاید مجھے دینی کا کچھ سرانگ مل جائے۔ اس وقت
کے بعد سے وہ اپنے چانتے کی تیاری کرتے لگا۔ گیو کہ اب کے
اس کو اپنے کپڑوں اور سکل و صورت میں جانا تھا۔ سواس ہوتے
پر اور بھی زیادہ احتیاط کرنا لازم آئی کہ کونی نہ دیکھے۔ علاوہ اس
خے اسے پہ خیال بھی ہوا کہ وہ تو جا رہا ہے۔ لیکن غیر حاضری
میں بوڑھا رہیں یا اور کونی آگئی۔ تو مفت میں نرس کی سُنی پلیڈ
ہو گی۔ گوچا چاہئے وہ اسی وقت آئر معاملہ و رست کرے۔ اور جو
وہ انگریزی وجہتے نہ آ سکا تو پھر؟ بہر صورت نرس ریڈ فرن
کو بچاری معرکہ پیش کتا۔ جبوقت اسٹورٹ کو اس نے الوداع
کہی تو اس کے ہوتٹ و فور غم سے ملتے لگے۔ اور اس کی پئی ننم
آنکھوں نے واقعہ کی صورت اسٹورٹ پر اچھی طرح نماہر کردی
مگر وہ مجبور تھا۔ سچ ہے کہ دل عشق اُول در دلِ عاشق پیدا پیش و
چنانچہ رخصت ہوتے ہے قبل نرس ریڈ فرن نے اسٹورٹ

تو اسے عجیب ہی تماشہ نظر آیا۔ کہ اس گھر میں کی رات کو ایسے
تک دو گھنچے جاگ رہے ہیں۔ عورتیں آپس میں لڑ رہی تھیں
لڑکے والپوں میں کھیل رہے تھے۔ اور مرد و داؤزدیں میں کھڑے
تمباکوں کے وصوؤں ڈال رہے تھے۔ گوپا ان کے نزد کیک آجی دن
تھا۔ مگر اسٹورٹ کو اور ہری دھن تھی۔ اس نے ان باتوں کا
پچھہ خیال نہ کیا۔ اور سیدھا مکان نمبر ۳ کو ڈھونڈ پڑتا چلا گیا اور
اس کے واسطے اسے تمام گلی ختم کرنی پڑی۔ کیونکہ گلی نے آخر
سرے والے ادرکرم خورده دروازہ کے نمبر نے اسے بتا دیا کہ
یہی مکان نمبر ۳ ہے جس کی تلاش میں وہ نکلا ہے۔ گلی بہت
چمک تھی جس کے آگے دیوار تھی۔ اور جس کی وجہ سے سخت
ہند پھرا تھا۔

مکان نمبر ۳ بہت پُرا اور پائچھے منزلمہ تھا۔ جس کی کسی زمانہ
بہت بھی حالت ہوئی۔ مگر اب تو وہ ظاہرا بالکل غیر آباد اور
بڑی ابتر حالت میں نظر آتا تھا۔ پیچے سے اور تک کھڑکیوں پر
پروے نہ تھے اور اس میں تاریکی تھی۔ وہے کے خیکلے ٹوٹے اور
زینگ آؤ دنئے۔ اور زناہی کسی کھڑکی میں آئیئے تھا۔ اسٹورٹ
سوچنے لگا کہ اس سے کسی کام کیا مطلب ہے۔ اگر بیچاری تر سے
وھوکہ میں آگر وہ بیٹھن پہنچ دیتی تو اسے کلی یہاں لینے والا
کوئی نہ ہوتا۔ تو اسی غیر آباد گھر میں کس طرح خط دے سکتا تھا

سے اندر کر کھڑکی کی راہ سے ہو کر بامچھہ میں چلا جا دے اور پھر وہاں سے عجیب و ختوں کی طرف ہوتا ہوا پرانگ جائیگا اور آس نے سیدھا پانگ اسٹوک اسٹوک اسٹوک کا راستہ لیا جہاں چھپکر سے خیال ہوا کہ میل ہرست کا کوئی ہاشمہ ہے نہ دیکھنے اس نے وہ نگٹ لے کر اور اور پھر کروقت گذار تارہ۔ اور ریل کے آتے ہی جھبٹ ایک کرہ میں ٹھس کر لیت رہا اور یہ قسلی کرنی۔ کہ ہے سے کسی نے نہیں دیکھا۔ واٹر لو اسٹوک پر اندر کرو وہ سیدھا کھانا کھانے کرہ میں گھیا۔ اور وہاں سے قصہ نیبعت کی کتاب فخر ہنماۓ مسافران اٹھا کر کاٹھیں لین کو دیکھا۔ جو اسٹوک سے ایک میل دور تھی۔ اور کئی ٹکیوں میں ہو کر وہاں پہونچتا ہوتا تھا چونکہ راستے سے ناواقف تھا۔ اس نے ایک گھاڑی کرایہ کرنی جس کو اس نے گلی کے قریب پھوٹکر رخصت کر دیا۔ اور خود وہیں کھڑا رہا۔ جب کچھڑی دوڑنکل عنقی تو یہ آگے پڑھا۔ گلی میں اندھیرا رہا۔ اور وہ وہیں میں لوگ رہتے رہتے۔ اور کہیں کہیں وسط میں ایک آدھ دوکان نظر آجائی تھی۔ آخر کاٹھیں میں پہونچا۔ جس کی نیلا ہرا حالت نے تبلاؤ دیا کہ کچھ بھی ہو۔ دینی مکان نمبر ۳ میں نہیں۔ اور نہ یہاں وہ اپنی خوشی سے رسکتی تھی بلکہ خود منہدوستانی افسر جس کے پاس چھٹنالی پستول سکھا۔ وہاں جمجمہ کا۔ کہ آخر اس گھر میں کیا راز ہے؟ وہ کامیں لین میں گھسا۔

قیاس تھے کلام مالک دوکان ایسا بد بو دار میلا کچلا بابس
پہنے ہوئے تھا کہ سوائے اس گلی کے رہنے والوں کی نہ سے
کوئی برواشتہ نہ کر سکتا تھا اسکے علاوہ، گیس کے یہ لمحے کی بجوانی
ہونی مچھلی کی جی مسلمانے والی بوچھلی رہی تھی مالک دوکان
کا شیڈ ہے سے پہنودی ہوتا ظاہر تھا۔

دو کاندار حضور بہت عمدہ بھنی ہونی مچھلی ہے تھوڑی
تو چکیں۔ یہ درافتاتی کر کے وہ مچھلی بینے بڑیا تو معلوم ہوا
کہ گھٹنوں سے بچنے اس کی دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں اور
جن کے بجائے لکڑی کی مصنوعی ٹانگیں لگتی تھیں کہ جن سے
وہ اچھا خاصہ عمل سکتا تھا۔

اسٹورٹ۔ یہ مچھلی کے واسطے نہیں آباد ہوں بلکہ کچھ
پوچھنے آباد ہوں۔ (یہاں اس کا دل مچھلی کی بدبو سے خراب
ہونے لگتا) اور اس کے واسطے میں کچھ اجبرت
ویسا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے نصف اشترنی اس
کی صیز پر پھینک دی۔

دو کاندار نے جھک کر سلام کیا۔ اور اشترنی کو جب میں
رکھکر کہا یہ حضور کی نہایت فیاضی اور شرافت ہے آپ کیا
دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اس گلی کے لوگوں کا طرز معاشرت
پا کچھ اور۔

یا شاید بد معاشوں کا یہ مطلب ہو کہ جن ہمارے قبضہ سے نکل جاوے خواہ وہ ڈاکتی توں میں مارا بار اپھرے۔ وہ باہر کے بڑے در دازہ کی تصریح کی چھ سیڑھیاں اور چڑھا اور در دازہ کو دیکھا تو وہ تپد تھا۔ اور اس میں خطوط ڈالنے کا خانہ نہ تھا۔ پھر تو یہ بخدری ہے کہ بد معاشوں نے کسی آدمی کو مفرکیا ہو۔ کہ وہ وقت مختصر ہے پہ آکر ڈالنے سے خطا یا پار سل وصول کرے۔ شاید مجھے قریب نے رہنے والے اس بارہ میں کچھ تباہیں۔ یہ سوچیں وہ گھوما تو اس نئے دیکھائے وہ حکمتی ہوئی آنکھیں پیٹے و ریکھوں کے نئے مقامیں کی دوکان میں سے اسے تاک رہی ہیں۔ استورٹ نے خیال کیا کہ چاہو آؤ۔ کوئی بوچھنے والا تو ملا اور اس کی طرف بڑھا۔ جس کی دوکان سے محفلی کی تیز بونے نظر ہر کرو دیا کہ وہ صحابی بچھنے والا ہے۔

پوچھیں سوال باب

بعیر طمانگوں والا آدمی

آپ اپنے عجیب سے واقف نہیں ہوتا کوئی
بچھے بودھنے دہن کی آقی ہے کہناں میں
استورٹ سڑک سے گذر کر دوکان میں پہنچا تو اس کا

اسٹورٹ۔ میں خود اپنے رہنے کے دامنے نہیں مانگتا۔ میں
نے خیال کیا سہما کہ شاید یہ مکان مرتبہ و اچار بناے کا کارخانہ
کھونے کے کام آسکے اتنا کہہ کر وہ ول میں خیال کرنے کہ اس
بوڑھے یہودی سے بُتتا بہت مشکل ہے۔

دو کانڈا ر۔ مرتبہ و اچار کا کارخانہ اچھا خیال ہے۔ مگر ٹوٹی ہوئی
تائیاں اور یہ کہہ کر وہ اپنی میلی چیلی میز پر جھبک گیا۔ مورا پیسا
چہرہ بنالیا۔ گویا وہ اسٹورٹ کی بات پر تھیں کرتا ہے۔ اور
اس کا اونچا حال سننا چاہتا ہے۔ مگر اسٹورٹ اس کی حرکت لہجہ
سے سمجھ گیا۔ کہ بوڑھا یہودی اس سے ضرور کچھ چھپا رہا ہے۔

اسٹورٹ۔ نیا تم مجھے اس کے مالک مکان کا پتہ دے سکے
ہو۔ ہم تاکہ میں اگر کل مکان کو اندر سے دیکھنا چاہوں تو دیکھ سکوں
دو کانڈا ر۔ پتہ مجھے اچھی طرح معلوم نہیں سوائے اس کے
کہ وہ بیرکسٹن وے میں کہیں رہتا ہے۔ لیکن اگر آپ مکان
میں جانا چاہتے ہیں تو اس کی میں آپ کو آسان تر فہم تاکہ
ہوں۔ جو یہ ہے کہ آپ نتھر بب پہونچ کر پا اور خانہ کی کھڑکی
کھول لیں۔ جو اندر سے بند نہیں ہے اور یوں آپ ٹھہر کو اچھی
طرح دیکھ سکتے ہیں۔

اسٹورٹ۔ بیشک یہ آسان راستہ ہے۔ میں بہت تکلیف
سے بچ جاؤں گا۔ اور شاید اسی طرح وہ آدمی بھی کرے کہ

اسٹورٹ۔ نہیں میں اس کا لیشہ بارڈ اسکاٹ لینڈ بارڈ
یہ لندن کے خپیہ پولیس کے صدر و فرماں رام ہے) سے نہیں
آیا ہوں۔ میں تو اس مکان کے نمبر ۳ کی بابت دریافت کیا
چاہتا ہوں۔ وہ کب سے خالی پڑا ہے۔ اور کیا آئے سے آج یا
کل میں کوئی کراچی پر لیتے آیا تھا؟

دوکان وار۔ ظاہر اسونج میں پڑ کر آپ کے پہلے سوال
کا جواب تو یہ ہے کہ میری بادیں بیس سال سے اس میں
کوئی نہیں رہتا۔ اور دوبارہ دوسرے سوال کے عرض ہے
اکہ یہاں کل ایک آدمی پھر رہا تھا۔ مگر وہ مکان کے اندر نہیں
گبا۔ کیونکہ حسب معمول جس طرح اور لوگ میرے پاس آیا
کرتے ہیں وہ کنجی لینے نہیں آیا۔

اسٹورٹ۔ تو کیا تمہارے پاس کنجی ہے؟
دوکاندار۔ حضور میرے پاس تو نہیں۔ مگر عموماً لوگ یہی خیال
کرتے ہیں کہ وہ میرے پاس ہے۔ کیوں جناب کیا میں پوچھ سکتا
ہوں کہ آپ کا مکان نمبر ۳ نے کیا کام ہے؟ کیا آپ فراہم پر
لے کر کسی اور کو دینا چاہتے ہیں؟ پانچ اشراقی ہفتہ وار کراچی
ہے لیکن وہ آپ کے رہنے کے لائق تو کسی صورت میں نہیں
اس کی نالیاں خراب اور ٹوٹی ہوئی ہیں لیکن مکان اس قدر
غیر ممکن ہے کہ ایک پیسہ تک نہیں خرچ کر سکتا۔

اور اس کی سیز پر پھنسیکدھی۔ اور اس کو رات کا سلام کر چلا آیا
زد برس فوٹا وہ نی نرم شود

اسٹورٹہ دوکان سے روانہ ہو کر سیدھا ان غورتوں اور
چوپ میں ہو کر گلی سے باہر جانا چاہتا تھا کہ آئے خیال ہوا کہ
ذرا مرد کر تو دیکھوں کہ خرانٹ یہودی اُمّت سے تاک تو نہیں رہا ہے
مگر جو نہیں مرد کر دیکھا تو دوکان دار مجھا سے اس کو جاتا ہوا دیکھنے
کے اس مکان نمبر ۳ کی اوپر کی گھر کیوں کی طرف دیکھ رہا
تھا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ مکان میں ضرور کوئی آدمی
موجود ہے۔ مگر چالاک یہودی سننے سے نہیں تبلیغ کیا۔ اور وہ اس
معاملہ کو سوچا ہوا آئے پڑا چلا گیا۔

ستا یہ سوال باب

لوہتے کے دردار کے پیچے
چھپو گئے کیا مرا ذوقِ طدبیخی نہیں دیکھا،
دراتے لا مکان پتھے اتھا جستجو میری
کی سیس لین پہنچا ایسی جگہ نہ
لختی کہ دیاں کوئی سوچے لی گھر ڈی نکال کر وقت دیکھ کے اس
لئے جب وہ باہر چاندی میں آگئی اور اپنی گھر میں نکال کر دیکھی

کھڑکی کی راہ سے مکان میں جا کر باہر کا دروازہ کھول کر اس میں کھڑا ہو چاہئے۔ اور جو نبی داکیا آئے تو اس سے خط پایا کیٹ وصول کر لے۔ اس کا خیال ہو اکہ دو کاندار سے کچھ دریافت کرے مگر اسٹورٹ دلیں اس کا جواب سمجھ کر کچھ نہ بول۔ میونکہ دو کاندار نے روپیے کے لاتخ میں آکر آگئے دسرے شکو بھی تبلدیا ہو تو اس میں کیا نتک ہے۔ اور سیر۔ دریافت کرنے سے بھلا دو اپنا ٹائمہ کہا فسائع کہہ سکتا ہے۔ چر چورست اس نے ارادہ کر لیا کہ کھل صبح جب داکیا آئے زگو اس کے پاس ریڈ فن کی طرف بیسے کوئی خط نہ ہو گا ج تو وہ خود مکان کے اندر ہو۔ تاکہ اس منتظر شخص کو بخوبی دیکھ سکے۔

پہنچنے والے اپنے دریافت کے نتیجے سے خوش ہو کر قریب تھا کہ روانہ ہو چاہئے۔ مگر اس نے ٹھنڈا ڈوکاندار سے پوچھا کہ اس کی ٹانگیں کس طرح صفائع ہوئیں۔ جیسے ہی اس نے سوال کیا، پوڑھا ہو دی لال پلیا ہو گیا یہ میرا کام ہے۔ تمہیں کیا حق ہے جو تم یوں لیک بیو پارے ہی شخص کے خانگی معاملات پر سوال کرتے ہیں۔ براہ کرم آپ ایسی گفتگو نہ کریں۔ میرتی اپنی ٹانگیں کھیں میں بنیج کھائیں۔ یا کچھ کیا۔ آپ کو اس سے کچھ غرض نہیں۔ اسٹورٹ میں ہے بخوبی ٹھنڈا نہیں کیا۔ اور میرا سطلب آپ کو نار احسن کر نیکا نہ تھا۔ اس کو خفا دیکھ کر اس نے نصف اشرفت

چارہ جھنگی - اسٹورٹ کو گھوڑ کر بنتے ہوئے تو کیا تم اپنی رخصت
نے دن سمجھی جھنگڑوں کے بغیر نہیں گذار سکتے؟
اسٹورٹ - جب غاص آدمیوں کا نشکاری آپ سے اُس آدمی
کی بابت دریافت کرتا ہے جو پیل ہرست میں رہتا ہے۔ اور یہ
یقینی ہے کہ وہ اس سازش میں شامل ہے جو پیل ہرست پر
یہ ناخوش اور پر در و صد مہ لائی ہے۔ اور جسے سب جانتے ہیں
اس بارہ میں اسٹورٹ نے اور نیا وہ کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا
میں آس دن لیک موڑ کار سے قریب قریب کچل ہی گیا ہوتا
جیکہ موڑ کار دے بغیر معافی مانگے یا کھپرا نے چلنے چکے۔ اور
جب کہ میں نے آن صاحبوں کو ڈھونڈھ نکال لیتے ہیں کام
نواب ڈھی گورن ہے۔

چارہ جھنگی - کرسی پر سیدھا بیٹھکر۔ نواب ڈھی گورن نے قلم
لاٹکلور لیا ہے۔ اور وہ بڑا امیر آدمی ہے۔ جیسا کہ امریکن کہتے
ہیں۔ اور نوکر چاکر بھی۔

اسٹورٹ - اُوہ یہ سب کچھ اس کے پاس بہت ہے۔ مگر میرا
آپ سے یہ سوال لٹھا کہ کیا فرانس کے شریفوں میں اس نام
کا کوئی نواب ہے؟ کیونکہ مجھے شک پڑتا ہے کہ وہ جعلی
نواب ہے۔

چارہ جھنگی - خطاب تو ذاتی اس کا جعلی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک

تو پہ اسوا گپاہ بیجے تھے۔ اسٹورٹ کا خیال تھا کہ وہ آدمی رات
گئے بعد کا ٹیکش بین میں جا کر یہودی کے تبلائے ہوئے طریقہ
سے مکان نبستر میں کھس جاوے لیگا۔ اور جب ناک وہ بننے لیئے
ولما آئے دہاں ہی آس کا انتظار کر لیگا۔ آدمی میں دو گھنٹے تھے
آب پہ دو گھنٹے وہ کہاں لذا رہے۔ اور اگر وہ اپنے گھر جائے تو وہ
بڑھی دور سر، جیز، اسٹریٹ میں تھا۔ دور وہ کسی کلب میں جا کر
وقت گزارے۔ چنانچہ اس نے کلب میں ہی جانا مناسب سمجھا
جہاں اس کا مشاورہ دریافت کرنا تھا کہ آیا واقعی نواب میں
گورن فرانس کا کوئی نواب ہے۔ یا یوں ہی مصنوعی نواب بن دیا
سودہ ایک گاڑی کراچی کے کلب "تھیری اسٹارز" میں جو پکانی
میں تھا جا پہونچا۔ جس کے حامم میر اعلیٰ تعلیم پا گئے تھے۔ اور دور
دور کے حالات سے واقفیت رکھتے تھے۔ اندر جا کر جو شخص
اُسے نظر پڑا وہ آنر میل جارج ڈار کی غیر مالک کے دفتر کا
اعلیٰ افسر تھا۔ جو ہر طرح کی واقفیت سے ماہر تھا۔

جارج۔ اُو ہوا اسٹورٹ کیا تم قبیہ میں داپس آگئے۔

اسٹورٹ۔ مزانج پرسی کر کے سامنے کر سی پر بیٹھ گیا جی میں
اپنے رشتہ داروں کے ہاں باست ہاں میل ہرست میں گیا تھا
اور آپ سے آس شخص کے بارہ میں کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوا
جو وہاں قلعہ لاکلور میں رہتا ہے۔

اس نے اپنا ذریعہ معاش بنایا ہوا تھا۔ اور اس کی عبارتی خواصیوں
نے علاشہ ایکٹر سو زناہک میں کام کرنے والی عورتوں سے
روپیہ گھستنے کا اچھا لگتا تبلاؤ دیا تھا۔ جہاں تک میرا خیال ہے اجھے
رسیسوں کی لڑکیوں سے بھی جو اس کی خواہاں ہوئیں خوب
روپیہ بثورا۔ اینگلند کی دیہاتی زندگی۔ اور قلعہ لانکلور کی سہائش
کسی سے بدلا لینے کی کوئی نئی چال ہے۔ اور تم ایسے انسانوں
کے قدیمی ڈھونڈنے والے بھیرتے ہیں تتنے آخر کار اس راز
کو دریافت ہی کر لیا۔ کیوں تجھے کیا نواب ڈی گورن نے میل
میل ہر سڑک کے پادری کو قتل کیا ہے؟

اسٹورٹ۔ کرسی پر ڈھان سالگھائے ہوئے اور اپنا سگار پتے
ہوئے۔ (جس کی وجہ تجویز کئی دن سے خواہش کرتا تھا۔) سر ہما کر
نہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں آپ کی ہر بانی کے بدالے میں
صرف اسی قدر کہہ سکتا ہوں کہ نواب ڈی گورن نے جوزف
نیڈیل کو قتل نہیں کیا۔ مگر اس نے کئی بد معاشیاں اور عباریاں
کی ہیں۔ جنکا تعلق گرجا کی واردات سے ہے۔ اور معاملہ پڑا
پڑا اسرار ہو گیا ہے۔

جارج۔ میں اس معاملہ میں تپرز مایدہ زور تو نہیں دیتا۔ لیکن
مجھے ہمیشہ ہے کہ جب تم نے اس راز کا ذکر بھی کیا ہے تو مجھے
ساری کیفیت ناوارٹے گے۔ اس کے بعد دونوں دوست مختلف

نہیں کہ استعمال کرنے والا اس کے نایق ہے۔

اسٹورٹ۔ میں آپ کا یہ تعمیر نہ سمجھا۔ ورنہ فصل بیان فرمائیے جاریج۔ صرف یہی نہ کہ نواب ایک عزت کا نظر ہے اگر ایک نواب فرانسیسی اس ملک میں بطور شریف کے رہے تو وہ رہ سکتا ہے۔ اور وہ اپنا نیا نام اور خطاب رکھ سکتا ہے۔ ورنہ ابھی دنیا کی ہوا گورن از جد چالاک و باہم ت آدمی ہے۔ ورنہ ابھی دنیا کی ہوا ہے لگے۔ کچھ زیادہ درت نہیں گذری اسٹورٹ کی شناق آنکھوں نے اور زیادہ دریافت کرنا چاہا۔

جب جاریج پوں کہے چلا گیا۔ کہ وہ ڈی گورن کے حالات سے واقف ہے۔ جو کہ دعا اور فریب سے خالی نہیں۔ ڈی گورن کا کون اسیا چوڑا یا سفر ز خاندان نہ تھا۔ کہ اس کے بچوں کی بد کاری اس پر وصیہ رکھتی۔ کیونکہ خطاب جو تھا تو وہ ان بد ناصح خطابوں میں ایک تھا جو نیولین نے اپنے ناکارہ ہاتھوں سے اپنے حمرراہ اور یہودہ شخصوں کو نہیں کھتے۔ موجودہ نواب اول نواب کماں کھوتا پیٹا ہے۔ دوسرا بیٹے نے باغ دہ کا سنیو علاقہ نہ مانٹی کار لوٹا میں خود کشی کر لی رکھتی۔ جاسن را پنے حصہ کی آئیں گریم ز ملائی کی برف) کھاتے ہوئے) ڈی گورن پہ نسبت دوسروں کے زیادہ چالاک اور ہوشیار تھا۔ اس کو اپنی لیاقت معلوم رکھتی۔ اور یوں اپنی سیے رنگی شرافت اور نوابت کی اپنی عقل اور داشت سے

مقام پر آج کی رات رہے گا۔ اور اوپر کی منزل میں بھیرا ہو گا ستوڑ
کے نزدیک ڈرباکم حوصلی تو سختی ہی نہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اکیلا
کس طرح بنگال کے خینگنوں میں ڈاکوؤں سے بنتا۔

مگر ناہم بھی عرف وچنی کی خاطر اسے خال تھا کہ ہر طرح کی
احتمالات لازم ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مسی بلا میں گرفتار ہو جاؤ اور اب
جو اس نے غور سے دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ بالکل اندر ہے
میں اکیلا ہی نہیں ہے۔ بلکہ گلی کی لائٹن سے اس قدر روشنی
کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے آئینوں کی راہ آمد رہی ہے۔ کہ گذرنے
والا آسے باورچی خانہ میں کھڑا و بچھہ سکتا ہے۔ خاص کر اگر اُس
شخص نے جس کے واسطے یہ کھڑا ہے۔ اس کی موجودگی معلوم
کر لی۔ تو اس کی ساری محنت رائیگان ہو جائیگی۔ اور اگر سپاہی
و بچھہ لیا اور مُشت کی کھینچیاں ہو گی۔ اس نے اس نے سوچا کہ بہر
صورت اوپر کے کرہ میں ہی چلنا چاہئے۔ خواہ اُس موجودہ آدمی
سے بھٹھ بھیرہ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ خیال بچھہ اس نے پہنے بوٹ
آثار کر رہا تھا میں نے۔ اور اُس تھے سے باورچی خانہ کی سیڑھیوں پر
چڑھ گیا۔ تمام کروں کے دروازہ کھوئے ہوئے تھے۔ اور جن میں
جھاٹکنے پر اسے ایک ہی نگاہ میں معلوم ہو گیا کہ ان میں کوئی
انسان نہیں۔ کیونکہ سخنی کی لائٹن کی پنسخت پیچے کے یہاں زیادہ
روشنی پڑتی تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ اس نے جلد معلوم کر لیا

پا توں پر گفتگو کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد جاریح اجازت لے کر رخصت ہو گیا۔ اور استورٹ وہیں بیٹھے وقت گذار نے لگائے کھائیں لین کے باشندے سو جائیں۔ اور آخر کار حب وہ ہو ٹھیں سے نکلا تو نصف رات گئے ایک گھنٹہ ہو گیا۔ تھا۔ اس نے ایک چھاڑی کرای کی۔ اور لین کے سرے پر اس کو چھوڑ دیا۔ اور ایک طرف آڑ میں کھڑا رہا۔ جب گشت کا سپاہی دوسرے نکڑ پر پہنچا۔ تو یہ محبت گلی میں ہوا۔ اور آخر کار اس انہیں دیا اور مکان نمبر ستر کے نزدیک پہنچ گیا۔ جبکہ تمام گلی سنسان کھتی بلکہ اس کے دوست محلی فروش کی دوکان بھی بند کھتی۔ اور شب دیکھوڑ کے انہیں میں اگر کچھ نظر آتا تھا تو وہ پانچ منزلہ مکان تھا۔ جس کی باہر کی سیڑھیوں پر بچوں کے بل چڑھکر وہ باورچی خانہ کے پاس پہنچا۔ جہاں اسے یہ معلوم ہو کر تسلی ہوئی کہ اس کے نگریے دوست نے اسے وصوکہ نہیں دیا۔

استورٹ آہتہ سے کھڑکی کھول کر چوکھٹ پر پاؤں رکھ انہیں کو دیکھا۔ اور کھڑکی کو بند کر دیا۔ کہ گشت کا سپاہی اسے نہ دیکھے کے اب وہ خیال کر لے لگا کہ آیا ود وہاں ہی ہے۔ یا کسی اوپر کے کرو میں چلا جائے۔ گوئے بوڑھے یہودی چھپلی فروش کا خیر منزل کی تحریکیوں کی طرف و مکھیاں بھولا تھا۔ جس سے اسے یقین ہو گیا تھا۔ کسوہ کل ڈائیٹ سے ملنے والا آدمی صرور اسی

کے بالکل مختلف سنتی۔ اور جسے اس حالت میں ایک غیر آباد گھر شہ کہا جاسکتا تھا۔ اُو ہو یہ کیا ہے۔ ہے کیونکہ اس وقت اس کا ہاتھ وہ ہے کی چکنی اور ٹھنڈی سطح پر لگا۔ جبکہ اس کے دماغ نے اسے فوراً ہتلا دیا کہ وہ لوہے کا ایک دروازہ ہے۔ جو راستہ کے مرکز میں لگایا گیا ہے۔ کہ آدمی اس طرف کے گروں میں نہ جاسکے۔ اور دروازہ اس قدر مضبوط اور احتیاط سے لگایا گیا تھا جیسے کہ کسی بجک کے خزانہ کا دروازہ اب اس کی ہوشیار اذگلیاں دروازہ کی موڑ تلاش کرنے لگیں کہ وہ اس سے کھول سکے۔ وہ اسی تلاش میں مشغول تھا کہ پیکا ایک حران ہو کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا کیونکہ اس وقت وہ ہے کے دروازہ کے پیچھے سے بوتل کے سارک کھلنے اور کسی کے مہنسے کی آواز آئی۔ جس کے پہنچانے میں اسے کوئی غلطی نہ ہو سکتی سنتی۔

اٹھا میسوال باب

(دروازہ کھلتا ہے)

فتح و خاتمت تو قسم کے ہاتھ ہے اے آئر

مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

اس بے تکی مہنسی کی آواز کو سن کر استورٹ کا را وہ ہوا کہ

کہ کمرے خالی ہیں اور جن کے خالی ہونے نے اُسے اور اوپر پڑھنے کی جرأت دی۔ اور جب یہ آہستہ سے اوپر کی چھت پر چڑھنے لگی تو وہاں بالکل اندر ہیرا پایا۔ تب اُس نے دیوار کے سہارے مشول کر آگئے بڑھنا شروع کیا۔ اُس کی اس آملاش نے اُسے پہاں بھی فوراً تبلاؤ کر تمام دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اور کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے آئینوں میں سے ہوا پرٹے زور سے آرہی ہے وہ باری پاری ہر ایک کمرہ میں گیا۔ اور جب میں جاتا گیا ذرا ذرا دیر پھیر کر دیکھتا گیا۔ کہ شاید کسی رہنے والے کے سانس کی آداز آ جائے۔ مگر وہاں کچھ نہ لھتا۔ اس نے اب کے وہ تیسرا چھت پر چڑھا۔ پہاں کھڑکیاں گلی سے دور ہوا کے مرح نہ تھیں جبکی وجہ سے اس میں دل مالش کرنے والی بو آرہی تھی۔ یہ ہنسنے اس میں ہوا بالکل نہ آتی تھی۔ مگر تاہم بھی اس کے نہیں نہیں دہاں ٹھیک نہ گورا نہ کیا۔ اس نے وہ اپنے سامنے کے چھتے ہوئے راستے سے مکان کے پچھلے بازو کی طرف جانے لگا۔ پہاں بھی کھلے ہوئے دروازے سے کسی آدمی کا ہونا ظاہر نہ ہوتا تھا۔ اور بہ اور زیادہ جہر ان ہو کر مشتاق ہوتا جاتا تھا۔ مگر اس نئے کمرے میں اُسے ایسی یو آنے لگی جیسے اس میں کوئی ایسی رہا ہو۔ اور وہ بھی بالکل سادہ طور پر چھوپوں کے چند گلدنستون کی بورہنے والے کی انسانیت ظاہر کرنی تھی۔ جو کہ اپس لین کے رہنے والوں